(1) اسلام سے مراد:

تعارف:

لفظ "اسلام" سے مراد "امن اور سلامتی" ہے۔ اللہ کے پیارے اسماء الحسنیٰ میں سے ایک نام "السلام" بھی ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ اس کی ذات ہر قسم کے امن اور سلامتی کا ذریعہ و منبع ہے۔ اسلام ایک ایسا دین ہے جس نے انسان کو انفرادی اور اجتماعی زندگی کے لئے ایک متوازن اور ایک مکمل تصورِ حیات دیا ہے جو انسانی فطرت کے عین مطابق ہے، زمانے کے تقاضوں کا بخوبی جواب دے سکتا ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ اور اسکے آخری نبی ﷺ کی ہدایت کی روشنی میں زندگی کے تمام شعبوں کی تعمیر کرتا ہے اور زندگی کے ہر پہلو کو ہدایت الٰہی کے نور سے منور کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ پیشِ نظر ہے: "دین اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہے"۔ (آلِ عمران: 19)

اسلام کا لغوی مفہوم:

لفظ اسلام عربی زبان کے لفظ "سلم" سے اخذ کیا گیا ہے جس کے معانی "سرِ تسلیم خم کرنا" اطاعت کرنا، اور اپنی مرضی کو قربان کرنا ہے۔ اور اس کے دوسرے معنی "امن اور سلامتی" کے ہیں۔

اسلام کے اصطلاحی معنی:

اصطلاحی اعتبار سے اسلام کا معنی ہے نبی کریم ﷺ اللہ تعالیٰ کے پاس سے جو خبریں اور احکام لے کر آئے ان کی تصدیق کرنا اور ان پر عمل کرنا اس کے دوسرے اصطلاحی معنی ہے کہ "انسان کا اپنی خواہشات کو اللہ تعالیٰ کی مرضی کے تابع کرنا، اسلام کہلاتا ہے"۔

اسلام کا شرعی مفہوم:

شرعی لحاظ سے اسلام کا مفہوم ہے کہ "اپنی مرضی سے اللہ کے احکامات پر عمل کرتے ہوئے امن میں داخل ہونا اسلام کہلاتا ہے"۔

ارشادِ باری تعالیٰ پیشِ نظر ہے:

- "دین کے معاملے میں کوئی زبردستی نہیں"۔ (سورۃ البقرہ: 256)

- "تمہارے لئے تمہارا دین اور ہمارے لئے ہمارا دین"۔ (سورۃ الکافرون: 06)

بقول ڈاکٹر حمید اللہ:

- "اسلام ایک توحید پرست دین ہے جو حضور اکرم ﷺ کے ذریعے ہم تک پہنچا"۔

بقول امام غزالی:

- "اسلام دو چیزوں کا مجموعہ ہے ایک حقوق اللہ اور دوسرا حقوق العباد"۔

بقول صدر الدین الثنی:
"اسلام عقائد اور مجموعے کا نام ہے۔"

اسلام اور قرآن مجید:

"اور جو کوئی اسلام کے سوا کسی اور دین کو چاہے گا تو اس سے ہرگز قبول نہیں کیا جائے گا، اور وہ آخرت میں نقصان اٹھانے والوں میں سے ہو گا۔"
(آل عمران: 85)

"جو شخص اپنا اطاعت کا چہرہ اللہ کی طرف جھکا دے اور وہ صاحب احسان بھی ہو تو اس نے مضبوط حلقہ کو مضبوطی سے تھام لیا، اور سب کاموں کا انجام اللہ ہی کی طرف ہے۔"
(لقمان: 22)

اسلام اور احادیث:

حضرت عبداللہ بن عمرو سے مروی ہے کہ:
"ایک آدمی نے نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا: کونسا مسلمان افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: جس کی زبان اور ہاتھ سے دوسرے مسلمان محفوظ ہوں۔"
(بخاری و مسلم)۔

"مومن وہ ہے جس سے لوگ اپنی جان و مال پر محفوظ ہوں۔"
(ترمذی و نسائی)۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:
"اپنے بھائی کی مدد کرو خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" (بخاری)

اسلام کا تصور الوہیت:

اسلام کا تصور الوہیت بہت واضح ہے۔ اسلام شرک اور کفر کی تمام اقسام کی نفی کرتا ہے۔ اسلام میں اللہ تعالیٰ کی صحیح معرفت سب سے پہلے ضروری ہے اس کے بعد اس کی اطاعت اور اس کے احکام کا نفاذ کا نمبر آتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ کی پاکی، اس کی تعریف، اس کے اچھے ناموں اور بلند صفات کو جس بھرپور انداز میں اجاگر کیا گیا ہے اس کی کوئی مثال کسی قدیم کتاب میں نہیں ملتی۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ زندہ ہے اور ساری کائنات کا تھامنے والا ہے، نہ اس کو اونگھ آتی ہے اور نہ ہی نیند، اسی کا ہے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہے۔"
(البقرہ: 255)

اسلام کا تصور دعوت :

اسلام دنیا کا وہ واحد مذہب ہے جس نے صاف صاف اعلان کیا ہے کہ:

"اور کہہ دو یہ حق ہے تمہارے رب کی طرف سے اب جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے نہ مانے" ۔ (الکہف : 29)

"اے نبی! عفو و درگزر سے کام لو بھلائی کی تلقین کرتے جاؤ اور جاہلوں سے نہ الجھو" ۔ (الاعراف : 199)

"ہم نے تم کو حق کے ساتھ خوشخبری دینے والا اور ڈرانے والا بنا کر بھیجا ہے اب جو لوگ جہنم سے رشتہ جوڑ لیں ان کی طرف سے آپ جوابدہ نہیں ہونگے" ۔ (البقرہ : 119)

اسلام کا تصور معاشرت :

سیدنا آدم علیہ پہلے انسان کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائے تو انہیں تنہا نہیں بھیجا گیا بلکہ ان کی رفاقت کے لئے اللہ تعالیٰ نے انہیں کی جنس سے ان کا جوڑا بنایا ۔ پھر ان سے بہت سے مرد اور عورتیں دنیا میں پھیلا دئے تاکہ ان کا خاندان قبیلہ اور بالآخر ریاست کی سطح پر معاشرت وجود میں آئی جس سے انسان کو وہ سب میسر ہوگیا جو اس کی مخفی صلاحیتوں کو روبہ عمل کرنے کے لئے ضروری تھا ۔

اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے :

اسلام ایک عالمگیر دین کا نام ہے کیونکہ یہ زندگی کے ہر حوالے سے مکمل ہدایت فراہم کرتا ہے ۔ دین اسلام کو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک کے لئے ہدایت کا سرچشمہ بنا کر بھیجا ہے ۔ دین اسلام کو اللہ پاک نے تحریف کی ضد سے آزاد رکھا ہے ۔ اسلام صرف محدود علاقے کے لئے نہیں بلکہ پوری دنیا کے لئے ہدایت بن کر آیا ہے ۔ اور اسلام پوری دنیا کے لئے اور ہر انسان کی رہنمائی کے لئے لایا گیا ہے اور اس کا تعلق صرف مخصوص گروہ یا قوم کے لئے نہیں ہے ۔

اسلام پوری عالم انسانیت کے لئے ہے :

قرآن مجید پوری عالم انسانیت کے لئے ہدایت بن کر آیا ہے جس سے دنیا میں کسی بھی وقتوں کے لوگ اس سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں کیونکہ قرآن کا موضوع صرف انسان ہے ۔ یہ ہر زمانے کے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے چاہے اس کا تعلق کسی بھی گروہ سے ہو یا کسی بھی ذات یا زبان سے ۔ انسان کی زندگی کے تمام معاملات میں دین اسلام انسان کی رہنمائی فراہم کرتا ہے ۔

"اور جس نے ایک انسان کو بچایا اس نے پوری انسانیت کو بچایا" ۔

(سورۃ المائدہ: 32)

... اسلام کی توضیح:

تمہید - اے کلواش اپنی کتاب "مذہب اسلام" میں تصور اسلام کا خلاصہ یوں بیان کرتے:

"لفظ اسلام کا اولی مفہوم (اللہ کی مرضی) کے تابع ہونا ہے اور حضور اکرم ﷺ کی پیروی کرنا ہے۔ یہ حضور اکرم ﷺ کے مختلف قوانین کی طرف اشارہ کرتا ہے جو کہ اللہ نے سماجی زندگی کی ذمہ داریوں اور اپنی عبادت دونوں میں لوگوں کی رہنمائی کے لئے قائم کئے ہیں"۔

یہ اصول تعداد میں پانچ ہیں:

(1) اعتقادات (2) عبادات (3) معاملات (4) اخلاقیات (5) عقوبات

(1) اعتقادات : اسلام کے پانچ بنیادی عقائد ہیں:

- اللہ کی وحدانیت پر ایمان
- نبی اکرم ﷺ کی رسالت پر ایمان
- فرشتوں پر ایمان
- کتب سماوی پر ایمان
- روز جزا پر ایمان۔

(2) عبادات: ارکان اسلام درج ذیل پانچ ہیں:

- کلمہ طیبہ
- نماز
- روزہ
- زکوۃ
- حج بیت اللہ

(3) معاملات:

معاملات ان ذمہ داریوں پر مشتمل ہے جو انسانوں کے درمیان طے پاتے ہیں اور تین حصوں میں تقسیم کئے جاتے ہیں:

- تنازعات
- شادی بیاہ کی رسومات
- وفاتی امور۔

اسلام کے سماجی نظام کے تمام شعبوں میں مندرجہ بالا تین نکات کے تحت تبادلہ، فروخت، شادی، طلاق، ترکہ، شراکت داری اور دعوی وغیرہ سب کے قوانین موجود ہیں۔

(4) اخلاقیات:

اخلاقیات حضور اکرم ﷺ کے سکھائے ہوئے اور قرآن کے بیان کردہ ان تمام اخلاقی فضائل پر مشتمل ہیں جیسے خلوص، توکل، عاجزی، راضی بہ رضا ہونا، دنیاوی خواہشات کو محدود رکھنا، خلوص نصیحت، شوریٰ، قناعت، آزادی، حب انسانیت، صبر، اخلاقیات اور روزمرہ زندگی کے معاملات وغیرہ۔

(5) عقوبات:

عقوبات میں دو طرح کے جرائم ہیں۔ حدود اللہ اور تعذیر - اول الذکر کی سزا اللہ تعالیٰ نے تجویز کی ہے اور موخر الذکر کی جرائم کی سزا ریاست متعین کر سکتی ہے۔ چند عقوبات درج ذیل ہیں:

- انسان کے قتل اور سخت جسمانی ضرر پہنچانے پر قتل / جرمانے کی سزا۔ (ج)
- چوری کی سزہ ہاتھ وغیرہ کاٹنا۔
- زنا اور بدکاری کی سزا: شادی شدہ شخص کو سنگسار کرنا اور غیر شادی شدہ کو سو کوڑے مارنا۔
- بہتان / تہمت کی سزہ اسی کوڑے۔
- شراب نوشی کی سزہ اسی کوڑے۔

———*———

دینِ اسلام کی امتیازی خصوصیات:

(اسلام ایک مکمل ضابطۂ حیات)

1- تعارف: نظریہ حیات سے مراد ایک ایسا مکمل ضابطہ ہے جو زندگی کے ہر شعبے میں فکر و عمل کی رہنمائی کا کام کر سکے۔ دنیا کے مختلف مذاہب کے مطالعے سے معلوم ہوتا ہے کہ زیادہ تر مذاہب انسانی زندگی کے اہم پہلوؤں پر نگاہ نہیں رکھتے۔ ان میں سے صرف اکثر انفرادی زندگی کے متعلق ہدایات فراہم کرتے ہیں اور یا تو اجتماعی زندگی سے علاحدگی اور بے تعلقی پر ابھارتے ہیں یا پھر انسان کو صرف اخلاقی ہدایات دے کر چھوڑ دیتے ہیں کہ وہ اجتماعی زندگی میں جہاں سے چاہے ہدایت حاصل کرے یا پھر صرف اپنے نفس کی پیروی کرتا رہے۔
یہ بات محض فرضی یا خیالی نہیں ہے بلکہ حقیقت یہ ہے کہ دورِ جدید میں یہ انسان کا سب سے بڑا مسئلہ ہے کہ بظاہر اس کے پاس کوئی مکمل نظریہ حیات موجود نہیں ہے۔ یہ مسئلہ یوں تو پوری کائنات کا ہے لیکن سب سے زیادہ شدت کے ساتھ مغربی ممالک میں محسوس کیا جاتا ہے۔ اشتراکیت کو پہلی نظر میں ایک خوشنما جامع نظامِ حیات کہا جا سکتا ہے لیکن نہ وہ انسانیت کو روحانی طور پر سکون دے سکتی ہے اور نہ ہی دنیاوی لحاظ سے انسانی زندگی میں سکون و مسرت کی ضمانت دے سکتی ہے۔ زمانے کے تقاضوں کا جواب بس اسلام دے سکتا ہے۔

1- معرفتِ توحید کا حامل دین: توحید دینِ اسلام کا پہلا اہم جزو ہے۔ توحید اسلام میں مرکزی حیثیت کا حامل ہے۔ اسلام عقیدہ توحید کے گرد گھومتا ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ اسلام ہی وہ واحد دین ہے جس نے توحید کو مکمل طور پر بیان کیا ہے۔ اسلام واضح کرتا ہے کہ جملہ انبیاء و رُسل نے توحید کی واضح تعلیم دی ہے۔
بقول علامہ شبلی نعمانی۔ سیرت النبی ﷺ:
"توحید اسلام کا پہلا سبق ہے۔"
"اسلام ایک عظیم الشان قلعہ کی مانند ہے اور اس قلعے میں داخل ہونے کا دروازہ توحید ہے۔"

2- عقیدۂ رسالت: یہ ہمارے کلمہ کا دوسرا اہم جزو ہے۔ مگر یہ جزو اس وقت تک نامکمل ہے جب تک عقیدۂ ختمِ نبوت ﷺ پر ایمان نہ ہو۔
"محمد ﷺ تم میں سے کسی کے باپ نہیں ہے اور وہ خاتم النبین ہیں۔"
(الاحزاب: 40)
احادیثِ مبارکہ میں بھی حضور اکرم ﷺ کے آخری نبی ہونے اور رسالت کا درس موجود ہے۔ اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کے لئے نبی کریم ﷺ کی سنت پر عمل کرنا ضروری ہوتا ہے۔ جس طرح نماز پڑھنے کا حکم قرآن مجید میں موجود ہے مگر

رسول اکرم ﷺ نے اپنی احادیث مبارکہ اور عملی زندگی میں تمام انسانوں کے لیے طریقے واضح فرمایا۔ لہٰذا عقیدہ رسالت انسانی زندگی کے لیے ہدایت کا سرچشمہ ہے۔

احادیث مبارکہ:

"علم حاصل کرنا ہر مسلمان مرد اور عورت پر فرض ہے"۔

لہٰذا رسالت نبوی ﷺ ہمارے لیے بہترین معلم کا درجہ رکھتی ہے۔

3- شرک کی نفی پر مبنی دین:

اسلام اللہ تعالیٰ کے ساتھ شرک کی تمام صورتوں کو مسترد کرتا ہے۔ اسلام شرک کو عقل کی توہین اور انسانیت کا زوال قرار دیتا ہے کیونکہ اسلام کی نگاہ میں فطرت کے مختلف عناصر کے درمیان انسان ایک آزاد آقا کی حیثیت رکھتا ہے وہ نہ کائنات کا غلام ہے نہ وجود کا خادم بلکہ وہ مستقل ارادہ اور دور رس اختیار کا مالک ہے۔ ساتھ ہی وہ نظام کائنات کا حصہ بھی ہے۔

"بلاشبہ شرک ظلم عظیم ہے"۔ (سورۃ لقمان: 13)

4- اسلام اور انسانیت:

یہ اسلام کا احسان ہے جس نے انسانیت کے درجے کو بلند کیا اور اللہ تعالیٰ کے نیک بندوں کو انسان بنا کر پھر ان کے مراتب روحانیت کو برتر ثابت کیا۔ اسلام کا مقصد یہ ہے کہ الوہیت کی صفت کا رتبہ بلند رہے اور انسانیت کا درجہ بھی اپنے کمال تک پہنچ جائے۔ یہ تعلیم دی گئی کہ جملہ نبی لوگ بھی انسان ہیں، اللہ کی مخلوق اور اللہ کے بندے ہیں۔ انسان کا ماحولیاتی تحفظ کے لیے کام کرنا بھی انسانیت کی صفت میں شمار ہوتا ہے۔ انسانیت کے جو وصف سب سے اہم چیز حقوق العباد ہیں۔ انسان میں کچھ خوبیاں بھی ہونا چاہیئے بغیر تفریق کے۔ محبت، خیال، بھلائی، ہمدردی، رحمت کا احساس ہونا یہ سب عوامل انسانیت کی صفت میں شامل ہیں۔

بقول عبدالستار ایدھی:

"دنیا میں انسانیت سے بڑا کوئی مذہب نہیں"۔

5- الہامی نظام حیات:

اسلامی نظریہ حیات کی سب سے بڑی خصوصیت یہ ہے کہ یہ ایک ایسا نظام زندگی پیش کرتا ہے جو صرف انسانی عقل کی کوششوں کا نتیجہ نہیں بلکہ اس کی بنیاد حدائی ہدایت پر ہے۔ اس اعتبار سے یہ کمیونزم، نازی ازم وغیرہ سے مختلف ہے۔ کیونکہ زندگی گزارنے کے لیے یہ سارے نظام انسانی فکر کے نتائج ہیں۔ ان میں سے بعض کے بارے میں کہا جاسکتا ہے کہ یہ انسانی مسائل کے حل کرنے کی یقیناً بڑی مخلصانہ کوشش ہیں۔ لیکن انسانی ذہن اس قدر محدود ہے کہ یہ صرف اپنے ماحول کے اندر ہی سوچتا ہے۔ یہ ماضی یا مستقبل کے لیے اپنے ماحول سے بلند تر ہو کر سوچ ہی نہیں سکتا۔ ان کے برخلاف اسلام کسی انسان کے ذہن کی پیداوار نہیں بلکہ اسی خالق کی طرف سے آیا ہوا نظام زندگی ہے جس نے زمین و

آسمان اور خود انسان کو پیدا کیا اور کو مالکی جان اور عقل سے اچھی طرح واقف ہے
اسی لئے اسلامی نظام زندگی کے بنیادی ماخذ دو ہیں ایک قرآن اور دوسرا سنت رسول ہے۔
قرآن ہمارے پاس کتاب کی شکل میں موجود ہے اور سنت کو ہم قرآن، تواتر، احادیث
اور صحابہ کے عمل کے ذریعے سے معلوم کرتے ہیں۔ لہذا اگر کوئی یہ سمجھتا ہے کہ اسلام وہ کچھ ہے
جو مسلمان کرتے ہیں، تو یہ بالکل غلط بات ہے۔ اگر ساری دنیا کے مسلمان مل کر بھی کوئی
ایسا کام کریں جس کو قرآن یا سنت کی رو سے خلاف قرار دیا جا سکتا ہو، تو وہ عمل
اسلامی نہ ہوگا۔

6- ایک مکمل ضابطۂ زندگی:

نظریہ حیات اور نظام زندگی کے نام کا مستحق صرف اسلام ہے لیکن بہرحال کسی دوسرے بہتر لفظ کی غیر موجودگی میں ہم انہیں نظریہ ہائے حیات کے نام سے پکارتے ہیں۔ حیاتِ انسانی کا کوئی دوسرا حصہ خواہ وہ انفرادی ہو یا اجتماعی، قومی ہو یا بین الاقوامی، معاشی ہو یا سیاسی، معاشرتی ہو یا قانونی اسلام کی ہدایات سے محروم نہیں رہا۔ قرآن پاک میں "دین" کی اصطلاح استعمال کی گئی ہے جس کے معنی ہیں "مکمل ضابطۂ حیات" اور اس اعتبار سے اسلام کو صرف نماز، روزہ تک محدود کر دینا صحیح نہیں اس بات کو اچھی طرح نہ سمجھنے کا نتیجہ یہ ہوا ہے کہ بہت سے اچھے بھلے لوگ جو نماز روزہ کے پابند ہیں اپنی زندگی کے دوسرے شعبوں میں اسلام پر عمل کرنے کو کوئی اہمیت نہیں دیتے
ارشاد باری:

-- "اے ایمان لانے والو! تم پورے کے پورے اسلام میں آجاؤ اور شیطان کی پیروی نہ کرو۔"

اس کے معنی یہ ہیں کہ ایک مسلمان کی زندگی کا ہر رخ خدا کی مرضی کے مطابق طے ہوتا ہے اور وہ اپنی زندگی کے ہر دائرے میں، اپنے سارے اعمال و افعال میں اور تمام معاملات و تعلقات میں خدا کی ہدایت کی پیروی کرنے والا ہوتا ہے اس کی خلاف ورزی کو شیطان کی پیروی قرار دیا گیا ہے۔

7- ایمان اور نفس کی اصلاح:

اسلامی نظریہ کی سب سے خوبصورت خصوصیت ایمان ہے ایمان خدا پر، اس کے رسول پر اور زندگی کے بعد موت پر۔ یعنی ایمان اس کی فکری اور فلسفیانہ بنیاد ہے۔ ایمان سے مراد فکر و نظر اور دل و دماغ کی تبدیلی ہے تاکہ انسان کے سوچنے کا انداز بدل جائے اور وہ پوری زندگی کو خدا کی مرضی کے مطابق گزارنے کے لئے تیار ہو جائے۔ خدا کی ہدایت سے ہٹ کر جتنے فلسفے بنائے گئے ہیں ان کی سب سے بڑی کمزوری یہ ہے کہ وہ انسانی زندگی میں صرف بیرونی تبدیلی سے انقلاب لانا چاہتے ہیں انسان کے باطن سے انہیں کوئی غرض نہیں ہے۔ اس کے برخلاف اسلام بنیاد کو بنانے اور مضبوط کرنے پر زیادہ زور دیتا ہے۔ اور وہ دل و دماغ سے اللہ کے سوا دوسروں کی عقیدت و محبت ختم کر کے ایمان کو خدا کے لئے خالص کر لیتا ہے اور پھر جب ایمان پیدا ہو جاتا ہے اور سوچنے کا انداز اور فکر و نظر بدل جاتا ہے تو انسان کی پوری شخصیت بدل جاتی ہے۔

وجہ ہے کہ دنیا کی تاریخ میں سب سے بڑا انقلاب وہ تھا جو نبی اکرم ﷺ کے ہاتھوں
کی بنیاد پر آیا۔ نبی اکرم ﷺ نے انسانوں کو ایک نیا ایمان دیا تھا اور پھر یہ ایمان
کی انقلابی قوت تھی جس نے زندگی کے ہر شعبے کی شکل بدل کر رکھ دی تھی۔ کسی
زبردستی کی ضرورت باقی نہ رہی، ہر انسان خود اپنا نگران بن گیا۔

8- دین اور دنیا کی وحدت:

اسلامی نظریہ حیات کی ایک اور خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس نے دین و دنیا کی اس مصنوعی علاحدگی کو ختم کر دیا جو مختلف مذاہب میں پائی جاتی ہے۔ اکثر یہ خیال کیا جاتا ہے کہ خدا کی خوشنودی حاصل کرنے کے لئے ضروری ہے کہ انسان دنیا کے معاملات سے علاحدہ ہو جائے۔ اکثر مذاہب میں ترک دنیا یعنی دنیا کو چھوڑ دینے کی تعلیم ملتی ہے اور اسلام میں ترک دنیا کی بڑی سختی سے مخالفت کی گئی ہے۔

حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:- "اسلام میں ترک دنیا کا کوئی مقام نہیں"۔

-: "جو شخص والدین کے لئے محنت کرتا ہے وہ اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے اور جو بیوی بچوں کے لئے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کے لئے کام کرتا ہے اور جو اپنی ذات کو غربت سے بچانے کے لئے کام کرتا ہے وہ بھی اللہ کی راہ میں کام کرتا ہے۔

اسلام یہ بتاتا ہے کہ دنیوی زندگی اور اخروی زندگی دونوں کی بہتری ضروری ہے ان میں سے کسی کو بھی چھوڑا نہیں جاسکتا اور ان دونوں میں تضاد نہیں ہے۔ اسی لئے مسلمانوں کو جو دعا سکھائی گئی ہے وہ یہ ہے:

-: "اے ہمارے رب ہمیں دنیا میں بھی بھلائی دے اور آخرت میں بھی بھلائی اور آگ کے عذاب سے ہمیں بچا۔" (البقرہ: 201)

اگر انسان اس دنیاوی زندگی کو اللہ کی ہدایت کے مطابق گزارے تو دنیاوی زندگی کی یہ بہتری اخروی زندگی کے بہتر ہونے کا ذریعہ ثابت ہوگی۔

9- انفرادیت یا اجتماعیت:

اسلام کی ایک اہم خصوصیت یہ ہے کہ وہ اجتماعیت اور انفرادیت کے درمیان توازن قائم رکھتا ہے۔ اور ہر انسان کو فرداً فرداً ذمہ دار ٹھہرا کر خدا کے سامنے جواب دہ بناتا ہے۔ ان کے بنیادی حقوق کی ضمانت دیتا ہے۔ ان کی شخصیت کو پھلنے پھولنے کے مواقع فراہم کرتا ہے اور اس بات کی سخت مخالفت کرتا ہے کہ افراد کی شخصیت، اجتماعیت یا ریاست میں گم ہو جائے۔

ارشادِ باری:- "ہر شخص نے جو نیکی کمائی ہے اس کا پھل اس کے لئے ہے اور جو بدی سمیٹی ہے، اس کا وبال اس پر ہے۔" (البقرہ: 286)

لیکن اس کے ساتھ ہی ساتھ اسلام افراد میں اجتماعی ذمہ داری کا احساس پیدا کرتا ہے۔ افراد کو ریاست اور معاشرے کی شکل میں منظم کرتا ہے اور ان کو حکم

دین ہے نہ وہ معاشرے کی بھلائی کے لئے کام کریں۔ رہبانیت یا معاشرے سے الگ تھلگ رہنے کو اسلام پسند نہیں کرتا۔ نماز کے لئے حکم دیا کہ باجماعت ہو تاکہ مسلمانوں میں سماجی تنظیم پیدا ہو سکے۔ مالداروں کو حکم دیا کہ وہ زکوٰۃ ادا کریں اور قرآن میں مسلمانوں کی ایک خوبی یہ بیان کی گئی ہے کہ ان کی دولت میں فقیر اور غریب لوگوں کا بھی حصہ ہوتا ہے (الذاریات: ۱۹)۔
مسلمانوں پر جہاد فرض کیا گیا ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ ضرورت پڑنے پر افراد سے اسلام اور اسلامی ریاست کے تحفظ کے لئے جان کی قربانی بھی مانگی جا سکتی ہے۔

احادیث مبارکہ:

- "تم میں سے ہر ایک چرواہا ہے اور ہر ایک سے اس کے گلے کے بارے میں پوچھ گچھ ہوگی"۔
- "مل جل کر رہو ایک دوسرے سے مت کٹو، دشمنوں کے لئے آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو"۔
- "وہ مسلمان نہیں جو اپنا تو پیٹ بھر لے لیکن اس کا پڑوسی بھوکا رہ جائے"۔

10۔ مکمل توازن:

اس نظریے کی سب سے نمایاں خوبی یہ ہے کہ اس میں زندگی کے مختلف پہلوؤں کے درمیان ایک خوبصورت توازن پایا جاتا ہے۔ تاریخ کے طالبعلم اس بات سے واقف ہیں کہ دنیا میں مفکر، فلسفی اور معاشروں کی اصلاح کرنے والے ہزاروں لاکھوں ہو رہے ہیں لیکن ان کی تعلیمات زندگی کے کسی ہی پہلو کے متعلق ہیں۔ غرض انسان جس چیز میں سب سے زیادہ ناکام رہا ہے وہ حقیقی توازن قائم کرنا ہے۔ اگر غور کیا جائے تو توازن کا مسئلہ ہے بھی بڑا نازک اور الجھا ہوا۔ انسان کی فطرت اس قدر پیچیدہ ہے اور اس کے اندر اتنے عوامل کام کر رہے ہیں ایک دوسرے سے نہ صرف ٹکراتے ہیں بلکہ بعض اوقات ایک دوسرے کے خلاف اس طرح کام کر رہے ہوتے ہیں کہ ان کے درمیان حقیقی توازن قائم نہیں کر سکتا۔ وحی کی ضرورت خاص طور پر اس لئے ہے کہ اس کے ذریعے وہ حدود معلوم ہو جاتی ہیں جن پر بنیاد رکھ کر زندگی کے تمام شعبوں اور اس کے مختلف مطالبوں کے درمیان توازن اور ہم آہنگی پیدا ہو سکتی ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

- "ہم نے اپنے رسولوں کو صاف صاف نشانیوں اور ہدایات کے ساتھ بھیجا، اور ان کے ساتھ کتاب اور میزان نازل کی تاکہ لوگ انصاف پر قائم ہوں"۔

قسط دراصل انصاف اور توازن کو کہتے ہیں اور حقیقت یہ ہے کہ انسانی معاشرے میں عدل و توازن صرف اللہ کی دی ہوئی ہدایت کے ذریعے قائم ہو سکتا ہے۔ اسلام نے دین اور دنیا کے درمیان توازن قائم کیا ہے اور کسی ایک کو بھی نظر انداز نہیں کیا۔

اسلام نے انفرادی اور اجتماعی زندگی کے درمیان حسین ترین توازن قائم کیا۔ ایک طرف شخص کے پھیلنے اور پھولنے کا پورا سامان کیا تو دوسری طرف اسے سماجی ذمہ داری کے ایک نظام میں پرو دیا۔ زندگی کے سارے شعبوں کے متعلق تفصیلی ہدایات دے کر ان تمام شعبوں اور حصوں کے درمیان اعتدال اور توازن قائم کر دیا۔

احادیث مبارکہ:

- "ہر ایک کام میں اوسط اور درمیانہ درجہ بہت ہی اچھا ہے"۔

"اعتدال نبوت کا ایک حصہ ہے"۔

11۔ سادہ اور عقلی مذہب:

اسلام ان مذاہب میں سے ہے جن میں ضمنیات (ایسی پراسرار کہانیوں) کا سرے سے کوئی وجود نہیں ہے۔ اس کی تعلیمات سادہ اور قابلِ عمل ہیں۔ خدا پر ایمان، رسولوں پر ایمان اور آخرت کی زندگی پر ایمان ان کے سادی عقائد ہیں۔ اسلام میں پیشہ ور پادریوں کا کوئی گروہ نہیں ہے۔ اس کی رسوم و عبادات اس درجہ سادہ اور آسانی سے سمجھ میں آنے والی ہیں کہ انہیں ہر شخص ادا کر سکتا ہے۔ خدا اور اسکے بندے کے درمیان کسی واسطے کی ضرورت نہیں۔ ہر شخص خدا کی کتاب کا خود مطالعہ کر کے یہ جان سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے اس سے کن باتوں کا مطالبہ کیا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

- "اے میرے اللہ میرا علم وسیع کر"۔

"جو لوگ سمجھ بوجھ اور عقل سے کام نہیں لیتے قرآن انہیں جانوروں سے بدتر قرار دیتا ہے"۔

حضور اکرم ﷺ نے علم حاصل کرنے کی بڑی تاکید کی ہے۔

- "ہر مسلمان پر حصولِ علم فرض ہے اور یہ ہے کہ جو شخص علم حاصل کرنے کے لئے گھر سے نکلتا ہے وہ گویا خدا کی راہ میں چلتا ہے"۔

انہی تعلیمات کا نتیجہ تھا کہ عرب جو حضور اکرم ﷺ سے پہلے جاہل اور وحشی تھے، دیکھتے ہی دیکھتے علم اور تہذیب کے نمائندے بن گئے۔ ان علوم میں بے شمار وہ ہیں جو محض کتاب اللہ کی وجہ سے ہیں۔ مثال کے طور پر قرآن کی تفسیر کے ساتھ ساتھ علم لغت، اور بلاغت اور اعجاز القرآن پیدا ہوا۔

یہی وجہ ہے کہ اس دور میں جسے یورپ کی تاریخ میں تاریک دور (DARK AGE) کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔ علم و تہذیب کی شمعیں صرف مسلمانوں کی وجہ سے روشن رہیں۔

12- ثبات اور تغیر:

اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس میں ثبات تغیر (ٹھہراؤ اور تبدیلی) کے درمیان مکمل توازن قائم کیا گیا ہے۔ انسانوں نے آج تک بے شمار فلسفے بنائے ہیں لیکن کوئی فلسفہ بھی ایسا نظام فکر و عمل پیش نہیں کر سکا جو ایسے اصول معاشرت کرے جو ہمیشہ قائم رہنے والے ہوں اور دوسری طرف انسانی معاشرت کی تبدیلی ضروریات کو پورا ہوں۔ انسان کے لئے صرف اپنی فکر اور تجربے کی بنیاد پر ایسے اصول پیش کرنا بھی ممکن نہیں۔ زبان و مکان کی مجبوریاں انسان کے ساتھ ہیں ان کی بنیاد پر وہ یہ کام نہیں کر سکتا۔ نہ اسلامی نظریہ حیات کی خصوصیت ہے کہ جہاں وہ ایک طرف زندگی کے لیے ہمیشہ قائم رہنے والے اصول پیش کرتا ہے وہیں انسانی معاشرے میں جو قدرتی تبدیلیاں آتی ہیں ان سے پیدا ہونے والے مسائل کا حل بھی فراہم کرتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

-• "اللہ کی باتیں بدل نہیں سکتیں۔" (یونس : 64)

-• "اور تم اللہ کی سنت میں کوئی تبدیلی نہ پاؤ گے۔" (الاحزاب : 62)

یہی وجہ ہے کہ اسلامی نظریہ حیات ایک ایسی سچائی ہے جو ہمیشہ باقی رہنے والی ہے اس میں کسی تبدیلی کی ضرورت نہیں۔

13- اصلاحی اور انقلابی تحریک:

اسلامی نظریہ حیات محض ایک خیالی اور فلسفیانہ نظام نہیں ہے جو اسلام قبول کرنے والوں کے صرف ذہنوں میں رہے۔ بلکہ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک ہے جس کا مطالبہ یہ ہے کہ اسے دنیا میں قائم کیا جائے اور غلبہ اور اقتدار خدا کے دین کو حاصل ہو۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

-• "وہی تو ہے جس نے اپنے رسول کو ہدایت اور دین کے ساتھ بھیجا تاکہ اسے پورے کے پورے دین پر غالب کر دے خواہ مشرکین کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔"

نبی اکرم ﷺ نے دنیا کے سامنے صرف ایک پیغام پیش کر دینا ہی کافی نہیں سمجھا بلکہ اس نظام کو قائم کرنے کے لئے جس کی آپ ﷺ خود دعوت دیتے رہتے تھے مسلمانوں کو ایک اجتماعی زندگی میں منظم کیا۔ خود ان کی زندگیوں میں یہ دین قائم کیا اور ان پر یہ فرض عائد کیا کہ پوری دنیا میں اس دین کو قائم کریں۔ امت مسلمہ کا یہی فریضہ ہے جسے قرآن نے "امر بالمعروف ونہی عن المنکر" کا نام دیا ہے:

ارشادِ باری تعالیٰ :

"اب دنیا میں وہ بہترین گروہ تم ہو جسے انسانوں کی ہدایت و اصلاح کے لئے میدان میں لایا گیا ہے تم نیکی کا حکم دیتے ہو بدی سے روکتے ہو۔"

اس سے معلوم ہوا ہے کہ اسلامی نظریہ حیات اپنے قیام کے لیے ایک نظام بھی بناتا ہے اور اس طرح ایک اجتماعی ڈھانچہ قائم کرتا ہے جو ایک طرف اس کے معاشرتی پروگرام کو نافذ کرے اور دوسری طرف پوری انسانیت کے سامنے اس کی دعوت کو پیش کرے۔

حاصلِ مطالعہ:

اسلام وہ واحد مذہب ہے جو 1400 سالوں سے قبل انسانیت کا درس دیتا ہے۔ اس طرح اسلام محض ایک محض مذہب نہیں بلکہ ایک اصلاحی اور انقلابی تحریک ہے جو نیکیوں کو قائم کرنے اور بدی کو روکنے کی بھرپور کوشش کرتی ہے اور خدا کی زمین پر سے ظلم، ناجائز منافع خوری، جبر و تشدد اور فحاشی و گمراہی کو مٹا کر زندگی کو اچھائیوں سے بھر دیتی ہے اور ایک نظام قائم کرتی ہے جس میں حضرت عیسیٰؑ کے الفاظ میں:

"زمین اپنے خزانے اگل دیتی ہے اور آسمان اپنی برکتیں برسانے لگتا ہے۔"

———— * ————

اسلام انسانیت کا علمبردار ہے:

تعارف: اسلام اللہ تعالیٰ کے آگے سر جھکا لینے کا نام ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنی قدرت سے انسان کو پیدا کیا، اپنی رحمت سے بیسواں جہیز کھلایا اور اس کے لئے ایک سیدھا راستہ تیار کر کے اس پر چلنے کی ہدایت دی۔ اسلام کی خصوصیات میں معرفت الٰہی، شرک کی نفی، اخلاقِ حسنہ، مساوات، عالمگیریت، جامعیت اور کاملیت نمایاں ہیں۔

ارشادِ باری تعالیٰ:

۔۔ "آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا" - (المائدہ)

اسلام کے علاوہ دیگر جتنے مذاہب ہیں عقائد، ارکان اور معاملات میں اس طرح مکمل تصورات کے حامل نہیں جس طرح اسلام ہے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ اسلام کے نمایاں پہلوؤں کو نہ صرف اجاگر کیا جائے بلکہ انہیں انفرادی اور اجتماعی زندگی کا حصہ بنایا جائے۔

1. ~~توحید کا درس~~ اخلاق کا درس:

اسلام نے سب سے پہلا سبق اخلاق کا دیا ہے۔ سورۃ الحجرات میں پہلی 15 آیات میں اللہ تعالیٰ اخلاق کا درس دیتا ہے۔

۔۔ "ہلاکت ہے اس شخص کی جو کسی کی غیبت کرتا ہے برائی کرتا ہے۔"

اسلام میں کسی کی غیبت کرنے کو جرم قرار دیا گیا ہے۔ حضور اکرم ﷺ کے ارشادات مبارک ہیں:

۔۔ "مومنوں میں کامل ایمان والے وہ ہیں جو اخلاق میں سب سے بہتر ہیں۔"

۔۔ "مومن وہ ہے جس کے ہاتھ اور زبان سے دوسرا مومن محفوظ رہے۔"

اسلام نے بتایا ہے کہ برے اخلاق چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

جہل ظلم شہوت غضب

حضرت یوسف ؑ کا بیان ہے جیسے قرآن مجید میں نقل کیا گیا ہے:

۔۔ "اگر میں عورتوں کی چالوں میں پھنس گیا تو جاہل ہو جاؤں گا" - (یوسف: 33)

اسلام نے بتایا کہ اچھے اخلاق بھی چار چیزوں سے پیدا ہوتے ہیں۔

صبر عفت شجاعت عدل۔

2. زکوٰۃ کا نظام:

اسلام نے زکوٰۃ کے نظام پر بہت زور دیا ہے اور اس کے لئے سزا اور اجر دونوں کا اعلان بھی کیا ہے۔ اسلام نے زکوٰۃ کے جو اصول بنائے ہیں وہ اصول پورے طریقے سے مکمل کرنا ہر مسلمان کے لئے ضروری ہے۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ نے اپنے دورِ خلافت میں ان لوگوں کے خلاف بھی جہاد کیا تھا جنہوں نے زکوٰۃ دینے سے انکار کیا تھا۔

زکوٰۃ کی رقم بھی مسجد پر، بنی ہاشم، محمد ﷺ اور آلِ محمد ﷺ کو نہیں دے سکتے ہیں۔ زکوٰۃ پر پہلا حق رشتے داروں اور ہمسایوں کا ہے اور اس کے بعد ریاست کا حق ہوتا ہے۔

زکوٰۃ کا نظام اسلامی معاشرے میں غربت کے خاتمے کو یقینی بناتا ہے۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"مومنوں کے لئے ہدایت اور بشارت وہ جو نماز پڑھتے ہیں اور زکوٰۃ دیتے ہیں اور آخرت کا یقین رکھتے ہیں"۔ (النمل: 02)

3۔ طبعی سہولیات کی فراہمی:

اسلام انسانیت کے درس پر بہت زور دیتا ہے۔ ایسے معاشرے میں کسی بھی انسان کو خواہ وہ مسلمان ہو یا غیر مسلمان اگر طبعی سہولت کی ضرورت پیش آئے تو بطور مسلمان یہ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان کی مدد کے لئے آگے بڑھیں۔ ہمارے معاشرے میں بہت سی ایسی مثالیں ہیں جنہوں نے طبعی سہولت کی فراہمی میں ایک اہم کردار ادا کیا اور دنیا میں ایک مثال قائم کی۔ جیسا کہ ڈاکٹر روتھ کے۔ ایم۔ فاؤ جنہوں نے پھوڑے اور جلنے کے علاج کے لئے دنیا کے مختلف ممالک میں سفر کیا اور انہیں طبعی سہولیات فراہم کیں۔

حدیثِ قدسی کہتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ اس انسان سے ناراضگی کا اظہار کرتا ہے جو کبھی کسی بیمار کی عیادت کو نہیں جاتا"۔

ارشادِ باری تعالیٰ ہے:

"جس نے کسی ایک انسان کو بچایا گویا اس نے پوری انسانیت کو بچایا"۔ (المائدہ: 32)

4۔ معاشرتی خدمات کا سرانجام دینا:

معاشرتی خدمات میں صدقہ جاریہ کا عمل سرِ فہرست اول میں شامل ہوتا ہے۔ اسلام نے ہمیشہ صدقہ جاریہ پر زور دیا ہے اور اس کے فوائد اور اجر بھی قرآن مجید میں بیان فرمائے ہیں۔ معاشرتی خدمات سرانجام دینے والے لوگ اسلام میں ایک مختلف معیار کے حامل ہوتے ہیں۔

ڈاکٹر وصی اللہ محمد عباس اپنی کتاب میں لکھتے ہیں:

"صدقہ جاریہ کے کام وہ ہیں جس سے انسانیت کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اور اس کا درس اسلام نے 1400 سال قبل دیا ہے"۔

5۔ انسانی حقوق پورے کرنا:

انسانی حقوق کو پورا کرنے کا اسلام نے بہت زور دیا ہے۔ اس کا ذکر اللہ پاک قرآن مجید میں بھی فرماتے ہیں۔ اپنے تاریخی خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے انسانی حقوق اور انسانیت سے محبت کرنے کا درس دیا تھا۔ نسلی تعصب کا خاتمہ حضور اکرم ﷺ نے 1400 سال پہلے کیا تھا۔ حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:

"کسی کالے کو گورے پر اور گورے کو کالے پر فضیلت نہیں۔ فضیلت کی بنیاد تقویٰ ہے"۔

اور اسلام کی ایک خصوصیت یہ بھی ہے کہ یہ محبت تقسیم کرنے والا دین ہے۔
حدیث مبارکہ ہے:
"تم اہل زمین پر رحم کرو اللہ تعالیٰ تم پر رحم کرے گا۔"

6- قومیت پسندی کا خاتمہ:

دنیا میں عموماً تین چیزیں تمام مذاہب اور حملہ کرنے پر حکمران رہی ہیں کہ ان کے دائرہ حکومت سے نکلنے کی کسی کو جرأت نہیں ہوتی ہے
نسل زبان رنگ
اسلام نے ان تینوں امتیازات کو مٹایا۔ کمزور اور طاقتور کو ہموار سطح پر کھڑا کیا۔
ارشادِ باری تعالیٰ ہے:
"اولین بشر کو مٹی سے پیدا کیا اور پھر اس کی نسل کو ایک حقیر پانی سے چلایا۔"
(السجدہ: 8-7)
اسی طرح حجۃ الوداع کے موقع پر حضور اکرم ﷺ نے فرمایا:
"کسی عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر کوئی فوقیت نہیں ہے۔"
ایک اور ارشاد باری تعالیٰ ہے:
"سب انسانوں میں عزت والا وہ ہے جو اللہ کی تعظیم میں سب سے بڑھا ہوا ہے۔"

7- جانوروں کے حقوق کا خیال:

اسلام انسانوں کے حقوق کے ساتھ ساتھ جانوروں کے حقوق کا بھی درس دیتا ہے اور جو شخص جانوروں کے ساتھ بدسلوکی کرے یا ان پر ظلم کرتا ہے تو اس کے لئے سخت سزا کا اعلان بھی کیا ہے۔ واقعہ معراج کے بعد ایک عورت کو جہنم میں جاتے دیکھا گیا تھی کیونکہ اس نے ایک بلی کو بھوکا پیاسا مارا تھا۔

8- ماحولیاتی تحفظ انسانیت ہے:

ماحولیاتی تحفظ کے بارے میں اسلام بہت زور دیتا ہے اور اس کے لئے بھی مختلف قوانین ہیں۔ اسلام نہ صرف انسانوں، جانوروں کے حقوق مکمل کرنے کا حکم دیتا ہے بلکہ ماحول کا تحفظ قائم رکھنے کے لئے اسلام بہت زور دیتا ہے تاکہ ماحول میں امن اور سکون کی صورتحال قائم رکھے۔
احادیث مبارکہ ہیں:
"سرسبز درخت لگانا بھی صدقہ جاریہ ہے۔"
"اگر انسان حالت جنگ میں بھی ہوں تو سرسبز درختوں کو کاٹنا بھی ممانعت ہے۔"
"اگر آپ اپنے دریا کے کنارے بھی بیٹھے ہیں تو بھی پانی ضائع نہ کرنا۔"

۹- مساوات کا حامل دین:

اسلام کی خصوصیت ہے کہ یہ مساوات کا دین ہے۔ مساوات کے معنی یہ نہیں ہے کہ ایک جاہل بمقابلہ عالم کے اور ایک غدار بمقابلہ ایک وفادار کے یکساں حقوق رکھتے ہیں۔ انسان کو حقوق انسانیت اور حقوق اخلاق کو شامل کرتا ہے یہاں مساوات کے معنی یہ ہیں کہ ہر ایک شخص کو شرعاً و قانوناً وہ تمام حقوق حاصل ہوں جو کسی دوسرے شخص کو اسی ملک یا اسی دین کے اندر حاصل شدہ ہوں۔ اسلام نے انہی امور پر نظر ڈالی ہے اور عدم مساوات کے تمام امکانات کا خاتمہ کر دیا ہے۔

۱۵- لچک دار دستور کا حامل دین:

قرآن کی شکل میں اسلامی قوانین و آداب کا ایک لچکدار دستور موجود ہے۔ قرآن ایمان و اخلاق کے عام قوانین کی نشاندہی کر کے مسلمانوں کو آزاد چھوڑ دیتا ہے کہ وہ اپنے علاقوں اور اپنے اپنے زمانے کے مطابق مصلحت عامہ اور قابل قبول اجتہاد کا لحاظ کرتے ہوئے مناسب قوانین بنائیں۔

۱۱- سماجی انصاف کا حامل دین:

اسلام کا ایک نمایاں پہلو یہ ہے کہ اس نے حقیقی سماجی انصاف اور حقیقی جمہوریت کے قیام کے لیے ایک حکومت کا ممتاز نظام بنایا جس کے سائے میں آزادیاں پروان چڑھیں اور عوام کو ہر ظلم و ستم سے نجات ملی۔ اس نظامِ حکومت کے انہی خطوط کو جو قومیں آج بھی اختیار کئے ہوئے ہیں اطمینان سے زندگی گزار رہی ہیں۔

(حاصلِ مطالعہ)

خلاصۂ بحث:

مندرجہ بالا نمایاں پہلوؤں سے ثابت ہوتا ہے کہ اسلام کے سوا انسانیت کے پاس کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ اسلام کی خصوصیات کو اختیار کر کے دنیا حقیقی طور پر امن اور سلامتی کے ساتھ رہ سکتی ہے۔ اسلام اللہ تعالیٰ کی طرف سے آخری الہامی دین ہے جو علاقائی نہیں بلکہ عالمگیر ہے۔ مسلمان بیک وقت موسوی، عیسوی اور محمدی ہو سکتا ہے کیونکہ یہی اسلام کی روح عالمگیریت ہے۔ اسلام قدیم نہیں بلکہ دین ہے۔ یہاں اسلام کے پاس جملہ سوالات کے تشفی بخش جوابات ہیں۔ وہ جوابات درج بالا نمایاں پہلوؤں میں بڑی حد تک واضح ہیں۔